روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 7 ستمبر 2012ء 19 شوال 1433 ہجری 7 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 208

میں تمہارا باپ ہوں

حضرت بشیر بن عقربہ جہنیؓ کے والد جنگ احد میں شریک تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ سے مل کر اپنے والد کے بارہ میں پوچھا! آپ ﷺ نے فرمایا وہ شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہو، میں یہ سن کر رونے لگا۔ رسول کریم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا باپ ہوں گا اور عائشہ تمہاری ماں۔

(مجمع الزوائد جلد 8 ص 161)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریمؐ نے ایک دفعہ ایک حدیث قدسی بیان فرمائی جس سے خلقِ خدا سے ہمدردی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ فرمایا اللہ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا تُو تو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس موجود پاتے۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا اور تُو تو ربّ العالمین ہے اللہ فرمائے گا کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ بندہ کہے گا میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو ربّ العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے ایک بندے نے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب)

رسول کریم ﷺ اپنے بیمار صحابہ کی خود عیادت فرماتے تھے اور ان کے لئے دعا کے علاوہ بسا اوقات مناسب دوا بھی تجویز فرماتے تھے۔ (ابن ماجہ کتاب الطب)

آپؐ فرماتے تھے کہ ہر بیماری کی دوا ہوتی ہے۔ آپؐ بعض بیماریوں کا علاج روحانی دعا وغیرہ سے فرماتے تھے۔ ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضورؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا کہ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا نماز پڑھو۔ اس میں شفاء ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الطب)

اسی طرح رسول کریمؐ دم اور دعا سے بھی علاج فرماتے تھے۔ اپنی بیماری کے دنوں میں قرآن کی آخری دو سورتیں (معوّذتین) پڑھتے تھے۔ اس طرح فاتحہ کی دعا سے بھی بسا اوقات علاج فرمایا۔ (بخاری کتاب الطب)

رسول کریم ﷺ خدمت خلق کے کاموں میں اپنے اصحاب کا جائزہ لیتے رہتے تھے تا کہ اُن میں یہ جذبہ بڑھے۔ ایک روز آپؐ نے صحابہ سے پوچھا آج تم میں سے کسی نے روزہ رکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا جی۔ آپؐ نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے جنازہ میں کسی نے شرکت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے توفیق ملی۔ رسول کریمؐ نے پوچھا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا انہیں یہ سعادت بھی ملی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا ''یہ سب باتیں جس نے ایک دن میں جمع کر لیں وہ جنت میں داخل ہوا''۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابہ)

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو خود ایک یتیم تھے اور ان لاوارث یتامیٰ و ایامیٰ کے والی اور محافظ بن کر آئے تھے۔ آپؐ نے قرآنی تعلیم کے ذریعہ ان کے حقوق نہ صرف قائم کئے بلکہ معاشرہ سے دلوا کر دکھائے۔ آپؐ نے خوبصورت اسلامی تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور فرمایا کہ ''بیوگان اور مسکین کے لئے کوشش اور خدمت میں لگا رہنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اس عبادت گزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا''۔ (بخاری کتاب الادب)

پریس ریلیز

جڑانوالہ میں پولیس احمدیوں کی قبروں کے کتبے اکھاڑ کر ساتھ لے گئی

یہ واقعہ انتہائی قابل مذمت ہے

﴿ترجمان جماعت احمدیہ﴾

جماعت احمدیہ پاکستان کے ترجمان مکرم سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ نے پولیس کی جانب سے جڑانوالہ میں احمدیوں کی قبروں کے کتبے اکھاڑ کر لے جانے کو انتہائی قابل مذمت قرار دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں 4 ستمبر کو مغرب کے بعد پولیس اہلکاروں نے احمدیوں کی قبروں پر لگے کتبے اکھاڑ دیئے اور ان کتبوں کو اپنے ساتھ لے گئے۔ پولیس نے یہ کارروائی جماعت احمدیہ کے مخالفین کے ایماء پر انہیں خوش کرنے کے لئے کی۔ قبل ازیں جڑانوالہ پولیس نے جماعت احمدیہ کے نمائندوں کو تھانے بلا کر ان کتبوں پر تحریر آیات خود مٹانے کے لئے دباؤ ڈالا تھا جس پر جماعت نے موقف اختیار کیا کہ ہم کسی صورت ان آیات کو خود نہیں مٹائیں گے اور نہ کسی اور کو یہ مکروہ کام کرنے کی اجازت دیں گے۔ اگر سرکاری انتظامیہ زبردستی یہ کام خود کرے تو ہم اس سلسلے میں بے بس ہیں۔ جماعت کے اس موقف کے بعد 4 ستمبر 2012ء کو مغرب کی نماز کے بعد پولیس اہلکاروں نے اوزاروں کی مدد سے 23 قبروں کے کتبے اکھاڑ دیئے۔ یہ کارروائی رات دس بجے تک جاری رہی۔

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

رسالہ الوصیت

حضرت اقدس مسیح موعود نے اس کتاب کو 20 دسمبر 1905ء کو مکمل کیا اور یہ 24 دسمبر کو چھپ گئی۔ یہ کتاب روحانی خزائن جلد 20 کے صفحہ 301 تا 332 کل 32 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں بنیادی طور پر حضرت اقدس مسیح موعود نے تین امور کا ذکر فرمایا ہے۔ (1) اپنی وفات اور آپ کی تصدیق میں حوادث آنے اور خدائی قبولیت اور برکت کے نزول کی پیش خبری۔ (2) اپنی وفات کے بعد قدرت ثانیہ یعنی نظام خلافت کی پیشگوئی۔ (3) نظام وصیت جو خلافت کے ساتھ باہم مربوط ہے۔

(1) وفات

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

”خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے...... قرب اجلك المقدر تیری اجل قریب آ گئی ہے...... تموت وانا راض منك تو اس حالت میں فوت ہوگا جو میں تجھ سے راضی ہوں گا“۔ خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ ”بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا“۔

حوادث

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

”حوادث کے بارے میں جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی...... پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دست کش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کرے گا...... خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“۔

(2) قدرت ثانیہ (خلافت)

خدا دو قسم کی قدرتیں ظاہر کرتا ہے (1) نبیوں کے ذریعہ اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (2) نبی کی وفات کے بعد ارتداد اور فتنوں کے وقت دوسری قدرت دکھاتا ہے: ”جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا...... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو۲ قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو۲ جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے“۔

قدرت ثانیہ کی مثالوں میں جہاں اسلام میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت راشدہ کا ذکر فرمایا وہاں حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے بعد خلافت کے سلسلے شروع ہونے کا ذکر بھی فرمایا۔

مدت قدرت ثانیہ

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے“۔

قدرت ثانیہ کا کام

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

”اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو“۔

جماعت کو کامل ایمان کے ساتھ کامل اطاعت کی نصیحت فرمائی اور بتایا کہ رسول اکرم ﷺ کی ذات میں فنا ہونے سے ہی تمام روحانی نعمتیں ملتی ہیں۔

(3) نظام وصیت

حضرت اقدس فرماتے ہیں: ”ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں...... اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین ۳ شرطیں ہیں اور سب کو بجا لانا ہوگا“۔ (1) سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف (بہشتی مقبرہ کی تزئین و آرائش) کے لئے چندہ داخل کرے۔ (2) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت (-) اور (-) احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ (3) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف (-) ہو اور ان تمام شروط اور وصیت کے اموال اور خرچ کے لئے ایک انجمن تشکیل دی گئی۔

بہشتی مقبرہ کے لئے دعائیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

”میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور...... وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین“۔

اس کے بعد ضمیمہ رسالہ وصیت میں حضرت اقدس نے 6 جنوری 1906ء کو نظام وصیت اور بہشتی مقبرہ وغیرہ کے متعلق تقریباً 20 امور کا ذکر فرمایا۔

29 جنوری 1906ء کو مجلس معتمدین صدر انجمن کا اجلاس ہوا جس کے صدر حضرت خلیفہ اول تھے اور اس میں شقوں سمیت 7 قرار دادیں منظور ہوئیں جن پر حضور نے اپنے دستخط مرحمت فرمائے۔

اخلاص اور محبت

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دن مغرب کے بعد حضرت مسیح موعود تشریف فرما تھے اور لوگ پروانہ وار آگے بڑھ رہے تھے۔ ان میں دیہاتی زمیندار لوگ بھی تھے۔ جو اپنے لباس کی عمدگی اور صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھ سکتے۔ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت صاحب کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضور کو اس کا یہ کہنا تو ناگوار ہوا۔ مگر آپ جانتے تھے کہ اس نے اپنے اخلاص کے لحاظ سے ایسا کہا اور حضور کی شان اور مقام کے لحاظ سے ان لوگوں کو دیکھتے تھے جو آگے کو بڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:۔

کس کو کہا جاوے کہ پیچھے ہٹو۔ جو آتا ہے اخلاص اور محبت کو لے کر آتا ہے۔ سینکڑوں کوس کا سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے۔ ولا تصعر لخلق اللہ ...... یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے۔ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور جن کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی ان کی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو مجلسوں میں آپ ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک ان سے با اخلاق پیش آتا ہے“۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

سورۃ الدخان کی پیشگوئی اور عالمی ایٹمی جنگ کی تباہ کاریاں

قرآن کریم میں ایسی بہت سی پیشگوئیاں بیان ہوئی ہیں جن کا تعلق آئندہ زمانے سے اور آخری زمانہ میں ظہور پذیر ہونے والے واقعات سے ہے۔قرآن کریم کے ظہور کے وقت ابھی عام انسانوں کی عقل نے اتنی ترقی نہیں کی تھی کہ وہ ان پیشگوئیوں کی حقیقت کو سمجھ بھی سکیں۔ایسی بہت سی پیشگوئیوں کی عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ مختلف طریق پر ایک سے زیادہ مرتبہ پوری ہوکر نشان بنتی رہی ہیں۔اب سائنس نے کم ازکم اتنی ترقی کرلی ہے کہ ممکنہ طور پر آئندہ وقوع پذیر ہونے والے حادثات کی نوعیت کے متعلق حساب کتاب کرکے یہ تفصیلات بتائی جاسکیں کہ ان میں کس قسم کا نقصان کس شدت سے ہوسکتا ہے۔اس علم کی وجہ سے ہم اس قسم کی پیشگوئیوں کے بارے میں ظنی طور پر کچھ رائے قائم کرسکتے ہیں۔

قرآن کریم میں ایک دخان (دھوئیں) کے ظہور کے بارے میں پیشگوئی بیان ہوئی ہے۔اس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں

فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبینO یغشیٰ الناس هذا عذاب الیمO

ترجمہ: پس انتظار کر اس دن کا جب آسمان ایک واضح دھواں لائے گا۔

جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔یہ ایک بہت دردناک عذاب ہوگا۔ (الدخان 12:11)

یہاں پر دخان کا لفظ استعمال ہوا ہے۔یہ لفظ ایسے دھوئیں کے لئے استعمال ہوتا ہے جو آگ کے شعلے کے ساتھ نکلتا ہے۔(مفردات امام راغب)

اور ان آیات کریمہ سے ظاہر ہے کہ یہ ایک بہت واضح اور بین عمل ہوگا جو دردناک عذاب کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن مجید میں، سورۃ دخان کے تعارفی نوٹ میں لکھا ہے۔

اس جگہ دخان سے ایٹمی دھوئیں کی طرف بھی اشارہ مراد ہوسکتا ہے۔جس کے سائے کے نیچے کوئی چیز بھی محفوظ نہیں رہ سکتی بلکہ طرح طرح کی ہلاکتوں کا شکار ہو جاتی ہے۔چنانچہ جدید سائنسدانوں کی طرف سے یہ تنبیہ ہے کہ ایٹمی دھوئیں کے سائے کے نیچے زندگی کی ہر قسم مٹ جاتی ہے۔سورۃ مرسلات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اس کی سمت چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
ایسے سائے کی طرف چلو جو تین شاخوں والا ہے۔
نہ تسکین بخش ہے نہ آگ کی لپٹوں سے بچاتا ہے۔
یقیناً وہ ایک قلعہ کی طرح کا شعلہ پھینکتا ہے۔گویا وہ جوگیا رنگ کے اونٹوں کی طرح ہے"۔

(مرسلات 20 تا 24)

احادیث میں بھی اس عذاب کی کیفیت بیان ہوئی ہے۔حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ دخان کی علامت کیا ہے۔آنحضرت ﷺ نے جواباً فرمایا:

اس کی تین آوازیں ہوں گی اور دھواں ہوگا جو مشرق اور مغرب کے مابین بھر جائے گا اور جہاں تک مومنوں کا سوال ہے یہ انہیں زکام کی طرح لگے گا اور کافروں کو وہ بیہوشوں کی مانند کر دے گا۔وہ ان کے گلے میں داخل ہوگا۔ان کے مونہوں میں اور ان کی پیٹھ میں داخل ہوگا اور ایک خسف (دھنسنا) مشرق میں وقوع پذیر ہوگا اور ایک خسف (دھنسنا) مغرب میں ہوگا اور ایک خسف جزیرۃ العرب میں ہوگا اور خروج دابہ اس کی علامتوں میں ہے۔

اور پھر آپ نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا بیان فرمایا۔اور پھر فرمایا اللہ تعالیٰ مکہ کی طرف ایک ہوا چلائے گا جو ٹھہری رہے گی اور وہ ابن مریم اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کی ارواح قبض کرے گی اور باقی ساری مخلوق رہے گی۔وہ نیکیوں سے نابلد ہوں گے اور کسی بدی کا انکار نہیں کریں اور پھر وہ باقی رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ان پر قیامت قائم ہوگی اور یہ بدترین لوگ ہوں گے۔

(عقدالدر فی اخبار المنتظر۔ مرتبہ یوسف بن یحییٰ - حدیث نمبر 175)

حضرت حذیفہؓ کی روایت کردہ اس حدیث نبوی ﷺ سے ظاہر ہوتا ہے کہ دخان کا ظہور آخری زمانہ کی علامات میں سے ہے اور اس حدیث نبوی ﷺ میں آخری زمانہ کی اور علامات بھی بیان ہوئی ہیں۔اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا خیال تھا کہ یہ نشان ظاہر ہوچکا ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے۔

قریش نے جب رسول اللہ ﷺ کی دعوت قبول کرنے کی بجائے شرک پر جمے رہے تو آپ نے ان کے لئے ایسے قحط کی بددعا کی جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط پڑا تھا۔چنانچہ قحط اور مصیبت کا شدید دور آیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ لوگ ہڈیاں تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔لوگ آسمان کی طرف نظریں اُٹھاتے لیکن بھوک اور فاقہ کی شدت کی وجہ سے دھوئیں کے سوا کچھ نظر نہ آتا۔اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تو آپ انتظار کیجئے اس روز کا جب آسمان کی طرف ایک نظر آنے والا دھواں پیدا ہو جو لوگوں پر چھا جائے۔یہ ایک دردناک عذاب ہوگا۔

(صحیح بخاری۔کتاب التفسیر۔سورۃ الدخان)

6/اگست 1947ء کو ہیروشیما پر دنیا کی تاریخ کا سب سے پہلا ایٹم بم گرایا گیا۔تین روز بعد ناگاساکی بھی ایٹم بم کے حملے کا نشانہ بنا۔ان کے نتیجہ میں دنیا کی تاریخ کی بدترین تباہی منظرِ عام پر آئی۔لیکن اس سانحہ کے بعد دنیا کی بڑی طاقتوں کے درمیان ایٹمی اسلحہ کی دوڑ شروع ہوگئی۔اس دوڑ کے نتیجہ میں جوہری اسلحہ کے انبار لگنے شروع ہوئے۔یہ تو سب کو معلوم تھا کہ اگر کسی جنگ میں یہ جوہری اسلحہ استعمال ہوا تو پوری دنیا ایک بھیانک تباہی کا نشانہ بنے گی۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن(WHO) نے نوبیل انعام یافتہ سائنسدان Sune K. Bergstrom کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی جس نے یہ تخمینہ لگایا کہ بھرپور ایٹمی جنگ کے نتیجہ میں ایک ارب سے کچھ اوپر لوگ فوری طور ہلاک ہو جائیں گے اور اتنی ہی تعداد میں لوگ شدید طور پر زخمی ہوں گے یا تابکاری کی شعاعوں کا نشانہ بن کر شدید بیمار ہوں اور ان میں سے کافی تعداد ہلاک ہو جائے گی۔

لیکن 1980ء کی دہائی میں ایک تحقیق نے جوہری اسلحہ کے ممکنہ نتائج کا ایک اور خوفناک رخ دنیا کے سامنے پیش کیا۔1983ء میں Carl Sagan اور ان کے رفقاء کا ایک سائنسی مقالہ سائنسی جریدے Science میں شائع ہوا۔اس تحقیق میں بیان کیا گیا تھا کہ اگر بڑی تعداد میں جوہری بم کسی جنگ میں استعمال ہوئے تو اس کے نتیجے میں زمین پر اتنے بڑے پیمانے پر آگ لگے گی جو کہ تاریخ میں پہلے کبھی نہیں لگی اور ان دھماکوں کے نتیجے میں اور اتنے بڑے پیمانے پر آگ لگنے کے نتیجے میں کروڑوں ٹن کے قریب دھواں پیدا ہوگا اور یہ دھواں بہت جلد فضا میں بلند ہوکر فضا کی اس تہہ پر پہنچ جائے گا جسے Stratosphere کہتے ہیں۔یہ دھواں سورج کی روشنی کو زمین تک پہنچنے سے روکے گا اور زمین کے اوپر نظر آنے والا نیلا آسمان سیاہ نظر آنے لگے گا۔یہ عمل صرف دھواں پیدا ہونے تک محدود نہیں رہے گا بلکہ جب ایک Megaton کا دھماکہ زمین کی سطح پر ہوگا تو اس کے نتیجے میں ایک لاکھ ٹن سے زیادہ مٹی فضا میں بلند ہوگی اور سورج کی شعاعوں کو زمین تک پہنچنے سے روکے گی۔اس طرح سورج کی شعاعیں زمین تک صحیح طرح پہنچ نہیں سکیں گی۔زمین تک پہنچنے والی سورج کی روشنی میں دس فیصد کمی بھی تباہ کن نتائج پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔

2008ء میں لگائے جانے والے ایک تخمینہ کے مطابق اگر ایک وسیع پیمانے پر لڑی جانے والی جوہری جنگ میں 4400 ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم استعمال ہوں تو اس کے نتیجہ میں بڑے شہروں سے 18 کروڑ ٹن دھواں پیدا ہوگا اور دس روز کے بعد شمالی نصف کرہ ارض پر سورج کی ستر فیصد روشنی کو اور جنوبی نصف کرہ ارض پر سورج کی 35 فیصد روشنی کو سطحِ زمین تک پہنچنے سے روک دے گا۔یہ عمل بہت سے پہلوؤں سے خطرناک نتائج پیدا کرے گا۔زمین پر درجہ حرارت گر جائے گا۔ایک اندازے کے مطابق ایسی جنگ کے بعد شمالی امریکہ پر درجہ حرارت معمول سے 20 درجہ سینٹی گریڈ نیچے آجائے گا اور بیشتر ایشیا اور یورپ میں درجہ حرارت معمول سے 30 درجہ سینٹی گریڈ نیچے آجائے گا۔ان علاقوں میں ایک سے تین سال کے لئے روز کا کم ازکم درجہ حرارت صفر سینٹی گریڈ سے بھی نیچے چلا جائے گا۔زمین ایک برفانی دور (Ice Age) میں داخل ہوگی جیسے آج سے 18000 سال قبل تھی۔معمول کے مطابق فصلوں کی پیداوار نہیں ہو سکے گی اور ایک المناک قحط کی صورتحال پیدا ہوگی۔جو انسان ایٹمی حملوں کی براہ راست تباہ کاری سے بچ جائیں گے وہ کروڑوں کی تعداد میں قحط سے ہلاک ہوں گے۔ ایک تخمینہ کے مطابق وسیع پیمانے پر ہونے والی ایٹمی جنگ کے فوری تباہ کاری کے دس سال میں مزید ایک ارب انسان مذکورہ عوامل کی وجہ سے ہلاک ہو سکتے ہیں۔نہ صرف انسان ان حالات کی بھینٹ چڑھیں گے بلکہ بڑے سائز کے جانوروں کی اکثریت بھی ہلاک ہو جائے گی۔پہلے یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ دھواں اور گردوغبار ایک سال تک فضا میں معلق رہے گا مگر 2006ء میں ہونے والی تحقیق سے معلوم ہوا ہے

کہ تقریباً دس سال تک یہ دھواں فضا میں معلق رہے گا اور اپنے بداثرات ڈالتا رہے گا اور ایک عرصہ تک زمین کے اوپر نظر آنے والا نیلا آسمان سیاہ یا سلیٹی رنگ کا نظر آئے گا۔

اس ممکنہ جنگ کے نتیجہ میں سالانہ بارش میں چالیس فیصد تک کی کمی ہوسکتی ہے۔

اس ضمن میں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس دور میں ایٹمی اسلحہ سے لیس ایک warhead پر 20 لاکھ ٹن TNT کے مساوی صلاحیت موجود ہے اور دوسری جنگ عظیم کے دوران کل 20 لاکھ TNT کے بم استعمال ہوئے تھے۔ گویا صرف ایک بم ان تمام بموں کے برابر صلاحیت رکھتا ہے جو کہ دوسری جنگ عظیم کے تمام سالوں میں استعمال کئے گئے تھے اور ایک بم کے نتیجہ میں یہ تباہ کاری چند لمحوں میں ایک محدود علاقہ کے اوپر برپا ہو جائے گی۔ ایک وقت میں صرف سوویت یونین اور امریکہ کے پاس پچاس ہزار جوہری بم اور 13000 megaton کے مساوی جوہری اسلحہ بھی موجود رہا ہے اور دنیا میں تین ہزار سے کم ایسے شہر موجود ہیں جن کی آبادی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہے۔

ایٹمی جنگ کی تباہ کاری صرف فوری نقصان تک محدود نہیں رہ سکتی بلکہ ایک طویل عرصہ تک اس کے اثرات ظاہر ہوتے رہیں گے۔ مثلاً ایک تو ایٹمی حملوں کے نتیجے میں فوراً تابکاری (Radioactivity) سے نقصان ہوگا۔ لیکن جو تابکاری سے آلودہ ذرات فضا میں بلند ہوں گے وہ جب واپس زمین پر آئیں گے تو ان کے نتیجہ میں پھر انسان اور دوسرے جاندار اس تباہ کن تابکاری کا نشانہ بنیں گے۔ ان کے جسموں پر اس تابکاری کے مضر ثرات ظاہر ہوں گے۔ ان کی قوت مدافعت بہت کم ہو جائے گی اور وہ بڑی تعداد میں مختلف وباؤں کا نشانہ بنیں گے۔

ایٹمی جنگ کے نتیجہ میں فضا میں موجود Ozone کی تہہ، جو سورج کی مضر شعاعوں سے زمین کو بچاتی ہیں، بہت سے مقامات پر ختم ہو جائے گی اور اس کی وجہ سے زمین پر موجود ہر قسم کی زندگی مضر Ultraviolet شعاعوں کا نشانہ بنے گی۔

ایٹمی جنگ کی تباہ کاری کی شدت اس بات پر منحصر ہے کہ اس میں کتنے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم استعمال ہوتے ہیں۔ 2009ء میں امریکہ اور روس کے دو ہزار سے زائد ایٹم بم اور ہائڈروجن بم ایسی حالت میں موجود تھے جسے RED ALERT کہا جاتا ہے یعنی انہیں ایک وارننگ کے نتیجہ میں تیس سیکنڈ سے تین منٹ کے مختصر عرصہ میں دشمن کی طرف داغا جا سکتا ہے۔ اب باہمی معاہدات کے نتیجے میں ایٹمی اسلحہ کی خوفناک مقدار میں کمی کی جارہی ہے۔

ایک صورتحال تو یہ ہے کہ اگر بڑی ایٹمی طاقتوں کے درمیان جنگ ہو تو کیا نتائج سامنے آتے ہیں۔ لیکن ایسے ممالک بھی ہیں جن کے پاس ان بڑی طاقتوں کے مقابل پر ایٹمی اسلحہ کی بہت تھوڑی مقدار موجود ہے۔ اگر ان کی باہمی جنگ ہوا نداز اً سو کے قریب ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم استعمال ہوں گے۔ اس بظاہر محدود جنگ کے بعد بھی پچاس لاکھ ٹن کے قریب دھواں بلند ہوگا اور فضا کی تہہ Stratosphere میں داخل ہو جائے گا۔ یعنی زمین کی سطح سے دس پندرہ کلومیٹر اوپر کی سطح پر یہ دھواں جمع ہو جائے گا۔ اور پھر سورج کی گرمی سے یہ دھواں فضا میں اور زیادہ بلند ہوگا اور اس کی وجہ سے زمین تک پہنچنے والی سورج کی روشنی کا دس فیصد حصہ رک جائے گا اور زمین تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اس وجہ سے درجہ حرارت معمول سے نیچے آ جائے گا۔ سالانہ برسنے والی اوسط بارش میں چالیس فیصد کمی ہو جائے گی۔ زمین کو نقصان دہ شعاؤں سے بچانے والی تہہ OZONE LAYER ختم ہونا شروع جائے گی اور مختلف علاقوں میں اس تہہ کا 25 فیصد سے 70 فیصد حصہ ختم ہو جائے گا۔ زمین پر معمول کے مطابق فصلیں نہیں پیدا ہوں گی اور انسان قحط کا نشانہ بنیں گے اور کروڑوں انسان جنگ کی فوری تباہ کاری کے علاوہ ان حالات کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک تخمینہ کے بعد اس شدت کی ایٹمی جنگ کے بعد بھی ایک ارب انسان ہلاک ہوسکتے ہیں اور یہ حالات دس سال تک جاری رہ سکتے ہیں۔

اس قسم کے اندازوں میں غلط ہونے کے امکانات موجود رہتے ہیں۔ کویت کی جنگ کے دوران بھی بعض ماہرین نے یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ جلنے والے تیل کے کنوں سے جو دھواں اُٹھے گا وہ ایشیا کے ایک حصہ پر فصلوں کو منفی طور پر متاثر کرے گا ایک حصہ پر درجہ حرارت گرا دے گا۔ یہ اندازہ لگانے والوں میں CARL SAGAN بھی شامل تھے۔ لیکن یہ اثرات اندازوں سے بہت کم ظاہر ہوئے تھے اور یہ دھواں فضا کی تہہ STRATOSPHERE تک نہیں بلند ہوا تھا۔ اکثر ماہرین کا خیال ہے کہ ایٹمی جنگ کے بعد NUCLEAR WINTER کا شروع ہونا یقینی ہے۔ اس عظیم تباہ کاری کا موازنہ تیل کے کنوؤں کے نذر آتش ہونے سے نہیں کیا جا سکتا۔ بعض ماہرین مثلاً CRESSON KEARNY کی تحقیق یہ ہے کہ ان اندازوں کی نسبت بہت کم اثرات بہت کم مدت کے لئے ظاہر ہوں گے۔ لیکن ان کا اندازہ بھی یہ ہے کہ ایٹمی جنگ کے بعد وسیع پیمانے پر لوگ قحط کا نشانہ بنیں گے۔ نقصان کس شدت کا ہوگا اس پر بحث جاری ہے لیکن یہ بات یقینی ہے کہ ایٹمی جنگ کے بعد دھوئیں اور گرد و غبار کے بادل پوری دنیا میں اُٹھیں گے اور یہ بہرحال ایک دردناک عذاب کی صورت ہوگی۔

جہاں تک پیشگوئیوں کا تعلق ہے تو ان کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے پر ہی ظاہر ہوتی ہے۔ اس سے پہلے زیادہ سے زیادہ صرف ظنی طور پر کوئی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

(مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ کیجئے)

Deadly Climate Change

From Nuclear War: A threat to human existence BY Steven Starr, PSR, University of Missouri

NUCLEAR WINTER IS A REAL AND PRESENT DANGER, NATURE 19 MAY 2011

NUCLEAR WINTER, BY CARL SAGAN

(مندرجہ بالا مضامین انٹرنیٹ پر موجود ہیں)

مکرم شریف احمد بانی صاحب

حاصل مطالعہ

مورخہ 14 جوالائی 2012ء کے اخبار ڈان (کراچی) میں ایڈیٹر کے نام ایک خط چھپا ہے۔ لکھنے والی ایک خاتون کلثوم رحیم صاحبہ ہیں۔

اس خط میں جو بات بیان کی گئی ہے۔ وہ ہر انسان کے لئے مشعل راہ ہے۔ اس خط کا اختصار کے ساتھ ترجمہ درج ذیل ہے۔

غریبی اور دولت کی فراوانی

1923ء میں آٹھ ایسے امیر ترین افراد جو پیسہ اور دولت کمانے کے فن کے ماہر تھے۔ اکٹھے ہوئے۔ یہ وہ لوگ تھے جو دنیا کے امیر ترین آدمی تھے۔ ان کی مشترکہ دولت کی مالیت ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی دولت سے بھی زیادہ تھی۔

☆ لیکن 25 سال بعد دنیا کی سب سے بڑی سٹیل مل کا پریذیڈنٹ چارلس شواب دیوالیہ ہو کر مرگیا۔

☆ دنیا کی سب سے بڑی گیس کمپنی کا صدر ہاورڈ ہوبسن پاگل ہوگیا۔

☆ ایک امیر ترین تاجر آرتھر کیوٹن قلاش ہو کر مرگیا۔

☆ نیویارک سٹاک ایکسچینج کے صدر رِچرڈ وِٹنے کو جیل بھیج دیا گیا۔

☆ صدر امریکہ کے ایک وزیر البرٹ فال کو جیل کی سزا ہوئی۔ مگر اُسے بعد میں معافی مل گئی۔

☆ وال سٹریٹ کے سب سے بڑا سٹے باز جیسی لِور مور، انٹرنیشنل بینک آف سیٹلمینٹ کا پریذیڈنٹ لیون فریزر اور دنیا کی مشہور اجارہ داری اِلوار کروگر کے صدر نے خودکشی کرلی۔

آخر ان لوگوں سے کہاں غلطی ہوئی۔ یہ سب امیر ترین انسان تھے۔ یہ لوگ یقیناً دولت کمانے کے فن کے بہترین ماہر تھے۔ لیکن شاید یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ ایک بہتر زندگی کیسے بسر کی جاتی ہے۔

دولت سے عیش و آرام اور مرتبہ ملتا ہے۔ بھوکوں کے لئے کھانا۔ بیماروں کے لئے دوا اور ضرورت مندوں کے لئے چھت۔ یہ سب بھی پیسے سے ہی ملتا ہے۔

ہمارا نظام تعلیم دو قسم کی باتیں سکھاتا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ روزی کمانے کا طریقہ کیا ہے۔ ہم زندگی بسر کرنے کے لئے کس طرح پیسہ کمائیں۔

دوسری بات تعلیم سے ہم یہ سیکھتے ہیں کہ زندگی کی حقیقی اخلاقی اور روحانی اقدار کیا ہیں۔ ہم کس طرح زندگی میں اطمینان اور سکون حاصل کرسکتے ہیں۔

بہت سے لوگ پیسہ کمانے کی دوڑ میں اس طرح اندھا دھند شامل ہو جاتے ہیں۔ کہ نہ تو انہیں اپنی صحت کا خیال رہتا ہے۔ نہ ہی اپنے بیوی بچوں کا کوئی خیال ہوتا ہے۔ وہ اپنے معاشرے، عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں سے بھی لاتعلق ہو جاتے ہیں اور ایک ہی دھن اُن کے سر پر سوار ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ پیسہ کس طرح کمائیں۔

اُن کے پاس اپنے بچوں کے لئے بھی وقت نہیں ہوتا۔ لیکن جب بیس پچیس سال بعد وہ مُڑ کر دیکھتے ہیں تو اُن کے بچے اُن سے دور جا چکے ہوتے ہیں اور اب بچوں کے پاس اپنے ماں باپ کے لئے وقت نہیں ہوتا۔ اُن کی صحت خراب ہو چکی ہوتی ہے اور وہ کام کرنے کے قابل نہیں ہوتے وہ صرف زندگی کے خواب دیکھتے رہتے ہیں۔

جہاز کو تیرنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ پانی کے بغیر جہاز نہیں تیر سکتا۔ لیکن اگر یہی پانی جہاز کے اندر داخل ہو جائے تو جہاز ڈوب جاتا ہے۔

دولت کمانا کوئی بری بات نہیں ہے۔ باعزت زندگی گزارنے کے لئے پیسہ بھی ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن پیسہ کمانے کو زندگی کا مقصد بنا لینا تباہی کا راستہ ہے۔

ٹھہریئے ذرا سوچئے! کیا پانی ہمارے جہاز کے اندر تو نہیں داخل ہو رہا۔

(ڈان کراچی 14 جولائی 2012ء)

مکرم مبشر محمود صاحب

عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے

بچپن میں ٹی وی پروگرام میں ایک نغمہ سنا کرتے تھے کہ ’’دوستی ایسا ناطہ جو سونے سے بھی مہنگا‘‘ اسی طرح ایک انگریزی کا محاورہ بھی ہمیں یاد کروایا جاتا تھا کہ: A Friend In Need is a Friend Indeed کہ دوست وہی ہے جو ضرورت کے وقت کام آئے، دوست وہی ہے جو بے غرض محبت کرے۔

اس وقت اس مصرعہ کی سمجھ نہیں آئی تھی نہ اس کا شعور تھا لیکن جوں جوں زمانہ میں تجربات سے گزرتا رہا اور ذمہ داریاں بڑھتی گئیں اور دوران تعلیم اور پھر دوران سفر بحیثیت مربی سلسلہ مختلف جماعتوں میں قیام اور اب ربوہ میں جو وقت گزر رہا ہے تو ان محاوروں کی اہمیت کا احساس ہونے لگا۔

مجھے اس مضمون کو لکھنے کا احساس اس لئے بھی ہوا کہ میرے والد چوہدری ریاض احمد صاحب (مرحوم) جن کی طبیعت دھیمی اور سلجھی ہوئی اور کم گو مزاج کے تھے، مالی حیثیت کچھ زیادہ نہ تھی لیکن ان کے دوست آج بھی ان پر فدا ہیں اور میں نے بارہا اپنے والد محترم کے دوستوں کے احسانات اور عاطفت کے پھل کھائے اور مجھے شدت سے اس بات کا احساس ہوا کہ ’’دوست ایسے ہوا کرتے ہیں‘‘۔

مجھے اپنے والد محترم کی دوستیاں دیکھ کر ہمیشہ وہ واقعہ یاد آجاتا ہے کہ ایک بچہ اپنے دوستوں پر بڑا نازاں تھا اور اپنے والد کو کہا کرتا تھا کہ میرے دوست بہت اچھے ہیں۔ باپ نے کہا چلو آزماتے ہیں کہ تمہارے دوست زیادہ اچھے ہیں یا میرے! چنانچہ پہلے بیٹے کے ساتھ اس کے قریبی دوست کے پاس رات کے وقت گئے۔ اس نے بے وقت آنے پر مزاحاً طنزاً جملے کسے اور ناراضگی، خوشی کی ملی جلی کیفیت میں چل دیا۔

باپ نے کہا آؤ اب میرے دوست کے گھر چلو! چنانچہ رات کے تیسرے پہر وہ اپنے دوست کے گھر جا کر آواز دینے لگا۔ تو وہ کچھ دیر کے بعد باہر نہ نکلا، بیٹا خوش ہو رہا تھا کہ میرا دوست باہر تو آ گیا تھا لیکن آپ کا تو سن ہی نہیں رہا۔ کچھ دیر بعد والد صاحب کا دوست باہر آیا۔ آتے ہی پہلے اس نے دیر سے آنے کی معذرت کی اور کہا کہ جس وقت آپ نے مجھے آواز دی میں نے خیال کیا کہ رات کا وقت ہے شاید میرے دوست کو حفاظتی نقطہ نظر سے میری ضرورت ہو تو میں تلوار نکالنے لگا پھر سوچا کہ شاید کسی چیز کی یا رقم کی اشد ضرورت ہو تو میں رقم نکالنے لگا پھر خیال آیا کہ ممکن ہے کہ اس کی گھر والی پر کوئی مشکل ہو جس کو میری گھر والی ہی دور کر سکتی ہے تو میں اپنی بیوی کو تیار کرنے لگا اس لئے دیر ہو گئی۔ اب مجھے بتاؤ کہاں جانا ہے؟ اسی وقت باپ نے بیٹے کو کہا کہ ’’دوستی اس کو کہتے ہیں‘‘۔

مجھے اپنے والد مرحوم کے دوستوں میں بھی کچھ ایسی ہی بات نظر آئی جن کی محبت اور پُر خلوص دوستی کا مجھے اس وقت احساس ہوا جب میرا بائی پاس طاہر ہارٹ میں ہو رہا تھا۔ میرے دوست چھ گھنٹے تک رات گئے میرے کامیاب آپریشن کے لئے باہر دعائیں کرتے رہے اور دیگر ذمہ داریاں بھی خوب نبھاتے رہے اور جب تک مجھے ہوش نہ آیا وہ وہیں رہے اور میری والدہ اور اہلیہ کو کامیاب آپریشن کی خبر دے کر وہاں سے رخصت ہوئے۔ اللہ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔

آجکل نئی Generation اور اس کی دوستی کا جو معیار ہے وہ چند دوستوں کا مل جل کر بیٹھنا، گپیں ہانکنا اور پھر Hoteling، کڑاہیاں وغیرہ اور کبھی کسی ایک کو جرمانہ اور کسی دن دوسرے کو اور پھر امریکن سسٹم پر اپنا اپنا خرچ اٹھانا اور ہی ہی، ہاہا میں وقت گزارنا۔ بعض جگہوں پر لڑکے لڑکیاں بھی دوستیاں کرتے ہیں جو شرعاً قطعاً جائز نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

اب آجکل کے زمانے میں دیکھ لیں، کالجوں یونیورسٹیوں میں ابتدا میں دوستی ہوتی ہے لڑکے لڑکی کی اور کہا یہ جاتا ہے کہ بس صرف دوستی ہے۔ سٹوڈنٹ ہیں اور اس کو غلط رنگ نہ دیا جائے اور جو اس طرح دوستی کرنے سے منع کرے اسے سخت برا بھلا کہا جاتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ جہاں پچھتاوے کے سوا کچھ اور نہیں رہتا تو یہ (-) احکامات پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد 1 صفحہ 538)

یہ سب باتیں سکول و کالج اور محلّہ کے لیول سے شروع ہوتی ہیں ہیں لیکن بعض دفعہ آپ کا بچپن کا دوست آپ کی زندگی میں اس طرح کا ساتھی بھی بن جاتا ہے کہ ایک جگہ پر تعلیم حاصل کرتے رہے اور ایک ہی جگہ پر رہنے کے بعد ایک دوسرے کی فیملیز میں اچھے اور گہرے تعلقات استوار ہو گئے۔ لیکن کیا گہری دوستی اس کو کہتے ہیں۔ نہیں۔

دوستی تھی رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی، روحانی رشتہ کے قیام سے قبل بھی فدائیت اور اعتماد، محبت کا بے مثال تعلق جس نے یہ گواہی دی کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ رسول کریم ﷺ کا صرف دوسرے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک نہیں تھا بلکہ وہ پیار، وہ محبت، وہ اعتماد اور فدائیت کا اظہار جو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ کیا اس کا نتیجہ تھی۔

دوستی وقت کو ضائع کرنے کا نام نہیں ہے۔ دوستی احسان، محبت، رافت، اعتماد کی فضاء کو قائم کرنے کا نام ہے۔ دوستی دوسرے دوست کے عیوب پر پردہ ڈالنے کا نام بھی ہے اور دوست کی خطاؤں پر اس کو شرمندہ نہ کرنے کا نام بھی ہے۔

دوستی وہ ہے جیسے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ’’میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص عہد دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق تو نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں میں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہو تو ہم بلا خوف لومۃ لائم، لوگوں کی ملامت کے بغیر کسی خوف کے بغیر اسے اٹھا کر لے آئیں گے۔

فرمایا! عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہئے ایک اور روایت کے مطابق آپ نے فرمایا کہ اسے ہوش میں لانے کی کوشش کریں گے اور جب وہ ہوش میں آنے لگے گا تو اس کے پاس سے اٹھ کر چلے جائیں گے تا کہ وہ ہمیں دیکھ کر شرمندہ نہ ہو اور آپ نے جماعت کو نصیحت کی کہ جماعت کے فرد بھی ایک خاندان کی طرح ہیں تمہارے بھائی ہیں آپس میں بھائی بن کر رہو اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپاؤ۔ (سیرت طیبہ صفحہ:56)

دوسری طرف دوست ہی ہے جو احسن ترین رنگ میں المسلم مرآۃ المسلم کا مصداق ہے۔ دیکھیں اس حدیث کی عظمت اور اس کی گہرائی ایک دوست ہی دوسرے دوست کا صحیح آئینہ ہوتا ہے۔ آئینہ میں کیا خوبیاں ہیں؟

☆ وہ آپ سے بالکل جھوٹ نہیں بولتا۔

☆ وہ آپ کا حسن اور خوبیاں بغیر مبالغہ کے آپ کو دکھاتا ہے جس سے آپ خوش ہوتے ہیں۔

☆ وہ آپ کی کمزوریوں پر بڑی خاموشی سے آپ کو اطلاع دیتا ہے۔

☆ وہ آپ کی کمزوریاں دوسروں کو نہیں بتاتا۔ آپ آئینہ سے ہٹیں آپ کے تمام عیوب اپنے اندر گم کر لیتا ہے اور بعد میں آنے والے سے اس کا کوئی اظہار نہیں کرتا۔

☆ آپ کی کمزوری دیکھنے کے باوجود آپ سے ناراض نہیں ہوتا اور نہ ہی آپ کو کوئی نقصان پہنچاتا۔

یہ ہیں وہ تمام خوبیاں جو ہمارے آقا مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک دوست کیلئے ضروری قرار دی ہیں۔ اللہ اللہ کیسا پیارا رسول ہے جس کے ایک ایک حرف میں عرفان کے موتی پنہاں ہیں۔

دوستی کا رشتہ بہت مضبوط ہونے کے باوجود بعض مطلبی، خودغرض، بے صبرے، بددیانت، وعدہ خلاف لوگ اس کو اتنا نازک ظاہر کرتے ہیں اور محاورہ بنا دیتے ہیں کہ دوستی کا رشتہ نازک بھی بہت ہے۔ نہیں نہیں ایک مضبوط ترین تعلق اور دوسرے کا بے مثال سہارا، دکھ درد کا ساتھی، غموں کو عملاً بھی دور کرتا ہے۔ اکثر تو دوست سے تبادلہ خیال کرنے سے ہی غم ہلکا ہو جاتا ہے اور اسی طرح خوشی کی خبر بھی سچے دوست کو دینے میں ہی سب سے زیادہ خوشی محسوس ہوتی ہے اور مزا آتا ہے۔

اگر دوستی بے غرض، دیانت سے آراستہ ہے تو یقین کریں بمطابق حضرت مسیح موعود ’’عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے‘‘ سونے سے بھی مہنگی ہے اور اگر منافقت کا عنصر رکھے ہوئے ہے تو پھر گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کا مصداق بھی یہی دوستی بن جاتی ہے کیونکہ بیشمار امور میں آپ کا دوست آپ کا بھیدی ہے اور آپ کی عزت اس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر بغل میں چھری ہو منہ میں رام رام تو یہ دوستی نہیں، دشمنی، منافقت ہے۔

گو دوست کی پہچان ضرورت پڑنے پر ہوتی ہے لیکن سوال کرنے والے دوست کو بھی چاہئے اور حسن ظنی رکھنی چاہئے کہ واقعی آپ کا دوست آپ کی خواہش، ضرورت پوری کر سکتا ہے، ممکن ہے اس کے بس کی بات نہ ہو۔ بلاوجہ دوستی کے رشتے کو داغ لگانا برسوں کے بنائے تعلقات کو اتنی جلدی بدظنی کر کے اس کا خون کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود نے فرمایا:

’’عہد دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اس کو آسانی سے ضائع نہیں کر دینا چاہئے اور دوستوں کی طرف سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آئے اس پر اغماض اور تحمل کا طریق اختیار کرنا چاہئے‘‘۔

بعض دفعہ آپ کا دوست غلطی بھی کرتا ہے تو کیا غلطیاں معاف نہیں ہوتیں؟ شکوے دور نہیں

ہوتے؟ روز مرہ کی معمولی باتوں پر یا بعض دفعہ بڑے سنجیدہ امور بھی ہو جاتے ہیں ان پر برسوں کی دوستیاں قربان کر دینا ظلم ہے۔ ہاں اچھے انداز میں معاملات کو حل کیا جا سکتا ہے اور رسول کریم ﷺ کے اس حکم کے مطابق کہ تین دن سے زیادہ دوست سے ناراضگی نہ رکھو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ:

’’تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 ص12)

یہ وہ نسخے ہیں جن کی وجہ سے حقیقی دوستیوں کو دوام اور قیام ملتا ہے۔ ایک دوست دوسرے دوست پر ظلم اس وقت کرتا ہے جب وہ اس کی مالی حیثیت اس کے معاشرے میں دنیاوی عہدہ، خاندانی وجاہت وغیرہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اور یہ دوستی کے نام پر دھبہ ہے۔ اسی طرح یہ جو کہا جاتا ہے کہ ادھار محبت کی قینچی ہے جہاں دوست ہی دوست کی ضرورت کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہے وہاں غیر ذمہ دار دوست ہی بدعہدی اور بددیانتی، بدنیتی کی وجہ سے وہ محبت کی قینچی بن جاتا ہے اور دوستی کو داغ لگاتا ہے۔

پھر دوست سے ایسا سوال کرنا جو اس کو مشکل میں ڈال دے اور اگر وہ انکار کر دے تو اس کا انکار آپ کو اول تو ناگوار نہیں گزرنا چاہئے کیونکہ سوال آپ کا غلط ہے اس کا جواب دینا غلط نہیں۔ جیسے اپنی ذاتی آمد اور حیثیت سے بڑھ کر اپنے دوست سے اس کی چیز مانگنا۔ اول تو سوال غلط ہے لیکن بیشک ضرورت بھی دوستوں نے ہی پوری کرنی ہوتی ہے اگر وہ ضرورت پوری کر دے تو دوسرا مال مفت دل بے رحم کی طرح کا سلوک نہ کرے اور اگر کوئی نقصان کر بیٹھے تو اس کو پورا کرے اور دینے والا دوست بھی اس بات کا احساس رکھے اگر چیز دی ہے تو ہر قسم کا نقصان متوقع ہے کل کو یہ دوست اس کو پورا نہ کر سکے گا۔ دوستی کی خاطر قربانی دینا پڑ سکتی ہے۔

بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کی فیملی کو ایسی عزت اور احترام دے جیسے وہ اپنی ماں، بہن کو دیتا ہے۔ اول تو دین حق پردے کی تمام حدود کو بڑے احسن رنگ میں قائم کرتا ہے ان اقدار اور حدود کے قیام سے ہی حقیقی دوستیاں قائم رہ سکتی ہیں۔

تعاونوا علی البر والتقویٰ ۔ دیرپا اور حسین دوستی وہی ہے جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے اس قیمتی اصول پر ہو کہ دوستی کرنی ہے تو تمہاری دوستی نیکی اور تقویٰ کو پروان چڑھانے والی ہو اگر گناہ اور زیادتی پر دوستیاں کرتے ہو تو اس کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور عظمت کیلئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

ہمارا ایک اپنا جماعتی معاشرہ بھی ہے اور ہر احمدی اپنے اس جماعتی معاشرے میں خدام، اطفال، انصار، لجنہ اپنے اپنے دائرے میں دوست رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر کی دوستی اللہ کے فضل سے ایک دوسرے کی نیکی اور تقویٰ میں مدد کرنے کے اصول پر ہوتی ہے اور جہاں کوئی اس بنیادی اصول سے الگ ہو کر حبل اللہ یعنی خلافت احمدیہ سے تعلق توڑ لیتا ہے تو وہاں یہ دوستی اس طرح کافور ہو جاتی ہے جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔

احمدی معاشرے میں ایک دوست دوسرے دوست کیلئے فیض رساں وجود ہونا چاہئے نہ کہ ضرر رساں۔ بعض دفعہ ایک شخص کو سگریٹ نوشی، حقہ کشی، پان، تمباکو وغیرہ کی ایسی عادت ہوتی ہیں جس کو وہ خود تو نہیں چھوڑ سکتا لیکن اس کو کوئی حق نہیں کہ وہ اپنے قریبی دوست کو اس کی لت ڈالے بلکہ اس کو چاہئے کہ وہ اس کے نقصانات سے آگاہ کرے نہ کہ اس کی دعوت۔

دوستی کو قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس قول کو ذہن میں رکھیں۔ آپؐ نے فرمایا! کہ اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے بیہودہ تحقیر آمیز مذاق کرو اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

دوستی اور محبت کو بڑھانے لئے رسول کریم ﷺ نے نسخہ بتایا کہ جب ایک آدمی دوسرے آدمی سے محبت کرے تو وہ اپنے بھائی کو بھی بتادے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔

(ترمذی ابواب الزھد)

آپؐ نے فرمایا کہ اگر شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کا بدلہ دے اگر وہ بدلہ دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کیا۔ اگر اس نے بات کو چھپایا تعریف کا ایک کلمہ تک نہ کہا تو گویا وہ ناشکری کا مرتکب ہوا۔ (ابوداؤد کتاب الادب)

آپؐ نے فرمایا! مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا، اس کی تحقیر نہیں کرتا، اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔ پھر فرمایا کہ انسان کی بدبختی کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

ایک زمانہ تھا کہ قلمی دوستی کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی اور بڑے شوق سے لوگ اچھی مخلصانہ تحریر کے ساتھ ایک دوسرے کو خطوط لکھ کر دوستی کو بڑھایا کرتے تھے۔ آج کل اس کی جگہ Email اور SMS اور Facebook وغیرہ نے لے لی ہے جہاں اس کے بیشمار فوائد ہیں وہاں ان کے منفی استعمال کا رجحان اور اس کے ذریعہ سے قائم، ہونے والی اندھی دوستیاں زہر قاتل ہیں بعض اوقات جھوٹ کی انتہا ہوتی ہے کہ دوسری جانب نا معلوم لڑکا لڑکی بن کر اور لڑکی لڑکا بن کر دھوکا میں مبتلا کر رہے ہوتے ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے بڑے وقت پر اپنی ڈھال ہمارے آگے کی اور ہم سب کو ان دوستیوں سے مکمل روکا، اللہ اللہ یقیناً خلافت ہمارے لئے ڈھال ہے جو برائی سے بروقت آگاہ کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا ’’انٹرنیٹ کی مثال میں کئی دفعہ دے چکا ہوں کئی گھر اس کی وجہ سے برباد ہوئے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد اول صفحہ:538)

’’متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں خاص طور پر بچیوں کو۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 93)

ماخوذ

صحت مند جلد۔ زریں اصول

1۔ صاف پانی خوب پئیں روزانہ آٹھ سے دس گلاس۔ گرم موسم میں یا ورزش والے دن آپ کو اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔ جلد کی شادابی کے لئے کافی مقدار میں پانی پینا لازمی ہے۔ گردوں اور قولون کے ذریعے سمی مادوں کے اخراج کے لئے بھی کافی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

2۔ اپنی غذا میں ریشے والی چیزیں خوب شامل کیجئے۔ اس سے آنتوں کے فعل میں باقاعدگی رہتی ہے اور جسم سے فضلے کے اخراج میں آسانی ہو جاتی ہے۔ بعض لوگ جنہیں جلد کے مسائل ہوتے ہیں قبض کے بھی مریض ہوتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسی چیزیں کم کھاتے ہیں، جن میں ریشہ زیادہ ہوتا ہے۔

3۔ اپنی غذا میں خوب مانع تکسید چیزیں شامل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس طرح خلیوں کے ضعف کی رفتار سست کرنے میں مدد ملے گی۔ تازہ پھل اور سبزیاں مانع تکسید قدرتی مقویات کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں۔

4۔ پروٹین اور کاربوہائیڈریٹ اگر علیحدہ علیحدہ کھانوں کے وقت کھائے جائیں تو قولون میں غیر ضروری تخمیر نہیں ہوتی اور خون میں مقویات کا جذب بڑھ جاتا ہے۔

5۔ چکنائی ہمارے جسم کے لئے نقصان دہ ہے، لیکن بنیادی روغنی تیزاب (اچھی چکنائی) صحت مند جلد کے لئے لازمی ہیں۔ یہ روغنی تیزاب، چوکر والے اناج، بیجوں، مغزیات (خشک میوے کی گری) سویابین، ہرے پتوں والی سبزی، روغنی مچھلی (سرمئی، سامن، میکرل) اور السی، سورج مکھی، تل اور میٹھے کدو کے بیج سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

6۔ صبح سویرے بستر سے اٹھنے کے بعد ہلکے گرم پانی کا ایک گلاس پی لیجیے۔ اس کے کچھ دیر بعد پھر گرم پانی میں لیموں نچوڑ کر پئیں۔

7۔ زیادہ کیفین اور الکحل سے بچیں۔ یہ جسم سے نمی خارج کر دیتے ہیں۔

8۔ نمک سے بھی محتاط رہیں۔ کم ہی استعمال کریں۔ جسم میں سوڈیم زیادہ ہو تو جلد پھولنے لگتی ہے اور ورم آجاتا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو ایسے کھانوں سے بچئے، جن میں مسالے زیادہ ہوں۔

9۔ ایسی غذائی اشیا میں کمی کر دیجئے، جو شریانوں کی تنگی کا سبب بنتی ہیں۔ اس سلسلے میں سب سے بُری اشیا سرخ گوشت، دودھ سے بنی چیزیں، چوکر نکلا اناج، تلی ہوئی چیزیں اور وہ کھانے ہیں جن میں چربی یا بناسپتی گھی استعمال کیا گیا ہو۔

10۔ ہفتے میں تین بار چہرے پر شہد ملا جائے۔ شہد کو آدھ گھنٹے کے قریب جلد پر لگا رہنے دیں۔ پھر گرم پانی سے اسے دھو ڈالیں۔ اس طرح جلد نرم، لچکدار اور تازہ رہے گی۔

(ہمدرد صحت، مارچ 2009ء)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رانا عقیل احمد صاحب انسپکٹر مال آمد چک نمبر 10/63 منشی والا ضلع ننکانہ صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے رانا منیب احمد اور بھانجے رانا ثمر احمد نے بفضل اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 17 / اگست 2012ء کو بعد نماز مغرب مقامی بیت الذکر میں ان دونوں کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ محترم یاسر محمود صاحب معلم وقف جدید نے دونوں بچوں سے قرآن پاک سنا اور مکرم اظہر محمود صاحب صدر جماعت نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں اور والدین کیلئے ان کا قرآن پاک پڑھنا مبارک فرماوے اور ان بچوں کو کلام پاک کا عرفان عطا فرماوے اور قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم خواجہ منظور صادق صاحب سیکرٹری تصنیف واشاعت راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی تحریم ظفر بنت مکرم چوہدری ظفر اقبال صاحب ایڈووکیٹ لندن نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پونے چھ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا ہے عزیزہ کو قرآن مجید پڑھانے کا اعزاز اس کی والدہ مکرمہ عائشہ ظفر صاحبہ کو حاصل ہوا۔ تقریب آمین میں بچی سے قرآن مجید سنا گیا اور دعا کروائی گئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تحریم اور اس کے والدین اور جملہ اقارب واعزہ کے لئے ختم قرآن کا اعزاز مبارک کرے اور خاکسار کی اولاد در اولاد کو ہمیشہ قرآنی انوار اور برکات سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے نیز ہمیشہ ہمارا حامی وناصر اور نگہبان ہو۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمد طارق اکبر صاحب شالیمار ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی غزالہ طارق عمر 1 سال کو تین چار دن سے تیز بخار ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

محترم مبارک احمد نجیب صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ سکنہ نئی بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ لمبا عرصہ سے بعارضہ بخار بہت بیمار ہیں۔ ضعیف العمری کے ساتھ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصار اللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم رانا محمد افضل صاحب آف فیصل آباد چند دنوں سے جرمنی کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ طبیعت زیادہ خراب ہے۔ ٹیسٹ وغیرہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل وعاجل شفایابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا منصور احمد صاحب لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے سسر مکرم چوہدری محمود احمد صاحب راجپوت علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے موٹر سائیکل کی ٹکر ایک رکشا کے ساتھ ہوگئی۔ ایک انگلی پر فریکچر ہوگیا۔ جس کی وجہ سے آپریشن کر کے انگلی کا 1/3 حصہ کاٹنا پڑا۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مستری محمد رفیق صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میجر (ر) سید توقیر مجتبیٰ صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تایازاد بہن مکرمہ سیدہ نجمہ حفیظ صاحبہ اہلیہ مکرم سید حفیظ احمد صاحب مرحوم کراچی میں شدید علیل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم منور احمد صابر صاحب ایڈووکیٹ انکم ٹیکس علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عامر شہزاد عادل صاحب معلم سلسلہ میرا بھڑ کا ضلع میر پور آزاد کشمیر تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 3 جولائی 2012ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم کاشف جاوید کاشی صاحب کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام عاقب جاوید تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب آف نبی سرروڈ ضلع عمر کوٹ کا پوتا اور مکرم چوہدری مظفر احمد مہار صاحب آف نواب شاہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی لاہور نے درج ذیل پروگرامز کے لئے داخلہ جات کا اعلان کر دیا ہے۔

بی ایس، بی ایڈ، بی ایف اے، بی بی آئی ٹی، بی کام، بی بی اے (ریگولر)، بی بی اے (بینکنگ اینڈ فنانس، انشورنس اینڈ رسک مینجمنٹ) ایل ایل بی (پانچ سالہ)۔

ایم اے، ایم ایس سی، ایم ایف اے، ایم پی اے، ایم بی اے (بینکنگ اینڈ فنانس، انشورنش اینڈ رسک مینجمنٹ)، ایم کام، ماسٹرز (لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس، انفارمیشن اینڈ آپریشنل مینجمنٹ)، ایل ایل بی (تین سالہ)

پنجاب یونیورسٹی لاہور کیمپس میں درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 ستمبر 2012ء ہے۔ تفصیلی معلومات کیلئے فون نمبر 042-99230259 اور ویب سائٹ www.pu.edu.pk پر رابطہ فرمائیں۔

پنجاب یونیورسٹی (گوجرانوالہ کیمپس) کو بی بی اے، بی ایس (آئی ٹی)، بی کام (آنرز)، ایم کام (1.5 سالہ، 3.5 سالہ)، ایم بی اے (1.5 سالہ)، ایل ایل بی (تین سالہ)، ایم ایس سی (آئی ٹی) کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں، جن کیلئے آخری تاریخ 13 ستمبر 2012ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 055-9201225-6 یا ویب سائٹ www.pugc.edu.pk ملاحظہ کریں۔

پنجاب یونیورسٹی (جھنگ کیمپس) کو بی اے، بی کام (آنرز)، بی ایس (سی ایس)، ایل ایل بی (تین سالہ) کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں، جن کیلئے آخری تاریخ 13 ستمبر 2012ء ہے۔

مزید معلومات کے لیے

فون نمبر 054-4448780, 4448770

(نظارت تعلیم)

یوم تحریک جدید

امراء اضلاع، صدران جماعت اور مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ مجلس مشاورت 1991ء کے فیصلہ کی تعمیل میں سال رواں کا دوسرا ''یوم تحریک جدید'' 12/اکتوبر 2012ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔ اس موقع پر امراء وصدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق پروگرام منعقد کر کے مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت بیان کی جائے۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔ اس دن حسب ذیل چند مطالبات تحریک جدید پر خصوصی روشنی ڈالی جائے۔

1۔ احباب سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس کھانے اور رہائش میں سادگی اختیار کریں۔

2۔ والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3۔ رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

4۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

5۔ جو لوگ بے کار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کریں۔

6۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

7۔ حسب استطاعت مالی قربانی کرنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی جائے۔

8۔ مقاصد تحریک جدید کے لئے خاص دعا کریں۔

9۔ تحریک جدید کے اعلان سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے احباب کو اپنے تنازعات ختم کرنے کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔ موجودہ دور میں اس کی طرف بھی احباب کو خصوصی توجہ دلائی جائے۔

نوٹ:۔ اگر کسی وجہ سے 12/اکتوبر کو 'یوم تحریک جدید' نہ منایا جا سکتا ہو تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''یوم تحریک جدید'' منایا جائے اور اس کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

پاکستان میں کرپشن مزید بڑھ گئی عالمی اقتصادی فورم نے دنیا بھر کے 144 ممالک کی اقتصادی ترقی کے حوالے سے رپورٹ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان میں کرپشن مزید بڑھ گئی ہے درجہ بندی میں مزید 6 پوائنٹس میں کمی ہوگئی حکومتی ناقص کارکردگی سے اقتصادی شرح نمود گر رہی ہے۔ دہشت گردی، پالیسوں کا عدم تسلسل، سیاسی عدم استحکام اور کاروبار کیلئے بڑے مسائل ہیں۔حکومتی اخراجات کا ضیاع بھی زیادہ ہے۔اقتصادی ترقی کے انڈیکس میں شامل 144 ممالک کی فہرست میں پاکستان کا نمبر آخری 20 ممالک میں آتا ہے۔ پاکستان کی درجہ بندی میں 16 پوائنٹس کی کمی ہوئی اور انڈیکس پر گزشتہ سال کے 118 ویں درجے سے نیچے آکر 124 ویں درجے پر پہنچ گیا ہے۔

وزیر داخلہ کو توہین عدالت کیس میں خود حاضر ہونے کا حکم جسٹس اعجاز چودھری نے کہا ہے کہ اسٹیل ملز کیس فیصلے کے پیراگراف 55 کے مطابق رحمٰن ملک کو توہین عدالت کا نیا نوٹس جاری کیا گیا ہے وہ اپنے دفاع میں زیادہ دلچسپی نہیں لے رہے۔ ان کی جانب سے تاخیری حربے استعمال کئے جارہے ہیں کیوں نہ ان کے وارنٹ گرفتاری جاری کئے جائیں۔ سپریم کورٹ نے توہین عدالت کیس میں وزیر داخلہ کے پیش نہ ہونے پر اظہار برہمی کرتے ہوئے انہیں آئندہ سماعت پر طلب کرلیا۔

بھارت کی ایٹمی میزائل پر تحقیق کیلئے مزید 4 لیبارٹریز بنانے کی منظوری بھارت نے ایٹمی میزائل پر تحقیق کرنے کیلئے مزید 4 ریسرچ لیبارٹریز بنانے کی منظوری دے دی۔ یہ منصوبہ اسرائیل کے تعاون سے شروع ہوگا۔جس کے پہلے مرحلے کیلئے 700 کروڑ روپے کی رقم مختص کر دی گئی ہے۔ بھارتی ایٹمی میزائل کے تجربوں اور ریسرچ کیلئے قائم 100 سے زائد لیبارٹریز مختلف مقامات پر پہلے سے موجود ہیں لیکن جوہری توانائی کے محکمہ نے مزید 4 جدید ریسرچ سنٹر قائم کرنے کی سفارش کی تھی جسے ڈیڑھ سال بعد منظور کرلیا گیا ہے۔

باجوڑ ایجنسی سے اغوا پاک فوج کے 6 اہلکار کی سرکٹی لاشیں برآمد شدت پسندوں کے ہاتھوں باجوڑ ایجنسی سے اغواء کئے گئے۔ پاک فوج کے 6 اہلکاروں کی سرکٹی لاشیں مل گئیں ہیں۔ان تمام فوجی اہلکاروں کا تعلق 12 آزاد کشمیر رجمنٹ سے ہے۔ شدت پسندون نے ان 6 اہلکاروں کو بے دردی سے گردن کاٹنے کی ویڈیو بھی جاری کی ہے۔

پاکستان نے پہلے ٹی ٹونٹی میں میچ آسٹریلیا کو شکست دیدی سیریز پاکستان اور آسٹریلیا کے مابین کھیلے جانے والے پہلے ٹی ٹونٹی میچ میں پاکستان نے آسٹریلیا کو 7 وکٹوں سے شکست دے کر کامیابی حاصل کرلی۔ آسٹریلیا نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے پاکستان کو 90 رنز کا ہدف دیا جسے پاکستان نے 14.5 اوورز میں تین وکٹوں کے نقصان پر حاصل کرلیا۔

نیب کا سرکاری افسروں کے خلاف بدعنوانی کی تحقیقات شروع کرنے کا فیصلہ

قومی احتساب بیورو (نیب) نے بدعنوانی، اختیارات کے ناجائز استعمال اور فراڈ کے ذریعے اپنے ماتحت محکموں کے اکاؤنٹس سے 100 ملین روپے نکلوانے پر محکمہ اطلاعات پنجاب کے ایک اعلیٰ عہدیدار اور ان کے محکمے دیگر افسران کے خلاف تحقیقات شروع کرنے اور آمدن سے زائد اثاثے رکھنے پر واپڈا کے ایک سابق انجینئر کے خلاف ریفرنس دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

بھارت میں پٹاخے بنانے کی فیکٹری میں آگ بھارت کی جنوبی ریاست تامل ناڈو شیو کاشی شہر کی ایک پٹاخہ فیکٹری میں آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں 54 افراد ہلاک اور 70 زخمی ہو گئے۔ فیکٹری میں آگ لگنے کے بعد زور دار دھماکے بھی ہوئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ جس وقت آگ لگی اس وقت 400 افراد فیکٹری میں کام رہے تھے۔

سری لنکا میں نمائش میں چینی باشندے نے 14 ہزار امریکی ڈالرز مالیت کا ہیرا نگل لیا سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں ایک چینی باشندے نے ہیروں اور جواہرات کی نمائش میں 14 ہزار ڈالرز مالیت کا ایک ہیرا نگل لیا۔ پولیس چوری کے الزام میں 32 سالہ چینی باشندے کو گرفتار کر کے اسے ہسپتال لے گی اور ہیرا نکلوانے کیلئے اسے قبض کشا کی خوراک دی گئی۔ ملزم نے نمائش میں اسٹال کے مالک سے قریبی جائزے کیلئے 1.5 قیراط کا ہیرا مانگا اور پلک جھپکتے اسے نگل گیا۔ ہسپتال میں ملزم کے ایکسرے لینے کے بعد نگرانی میں رکھا گیا ہے۔

لاکھوں برطانوی طبی معائنوں سے محروم رہ سکتے ہیں لاکھوں برطانوی درپیش خطرناک صورتحال میں بھی طبی معائنے سے محروم ہو سکتے ہیں۔ اس امر کا اظہار ایک تحقیق میں کیا گیا ہے۔ جی پی میگزین کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق اگر موجودہ رولز کو بہتر نہ کیا گیا تو امراض قلب اور ذیابیطس جیسے خطرناک امراض میں مبتلا 9 ملین سے زیادہ مریض طبی معائنوں سے محروم ہو سکتے ہیں۔ ہیلتھ چیک کولیسٹرول اور بلڈ پریشر جیسے خدشات سے ہر فرد کیلئے کیا جاتا ہے۔ایک سینئر جی پی نے ایڈ ہاک پروگرام پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ مزید مرکزی ہدایات کی ضرورت ہے جبکہ ایک ہیلتھ ٹرسٹ کا کہنا ہے کہ دیگر دباؤ کے باعث معائنے پر ترجیح نہیں ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 7 ستمبر	
طلوع فجر	4:20
طلوع آفتاب	5:45
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:27

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

رمضان المبارک کے مہینہ سے
سیل۔سیل۔سیل
گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس،
کرسٹل کلاسک، کولیکشن لان، چائنہ لان،
نیز تمام برانڈ کی ڈیزائنر لان پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے

پاکستان الیکٹروانجینئرنگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پی، وی، سی لائننگ، فائب، لائننگ
پروپرائٹرز: منور احمد۔ بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔فون نمبر: 0300-4280871,0333-4107060,042-37247741

روحی
ڈپریشن کی مفید مجرب دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434 -6211434

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 047-6211971:
فون 6214214
دکان 6216216

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست ۔سیل۔ سیل۔سیل
اب جانا تو ضروری ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

FR-10